سوال

(197) کیا اپنے حج سے پہلے حج بدل کرسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایک زن متوفیہ کی جانب سے حج بدل فرض کرنا چاہتا ہے اور ابھی تک اس نے حج بالکل ادا نہیں کیا۔ کیونکہ حج اس پر فرض نہیں وہ متوفیہ کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتا ہے کیا یہ حج متوفیہ کی طرف سے ادا ہوجائے گا یا نہیں؟ مطابق قرآن و حدیث جواب عنایت فرمایا جائے۔ عبدالقیوم ڈال خانہ کا نبواڑہ موضع بمعنی۔ ضلع سیونی چھپارہ (20/جمادی الثانی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث جو اس بارے میں وارد ہوئی ہے اس سے تو صاف یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس نے اپنی طرف سے حج نہ کیا ہو۔ وہ دوسرے کی طرف سے حج بدل نہیں کرسکتا لیکن چونکہ اس حدیث میں کچھ تھوڑا ضعف ہے اس وجہ سے یہ مسئلہ اختلافی ہوگیا ہے مگر احوط یہی ہے کہ جو پہلے خود اپنی طرف سے حج کرچکا ہو۔ وہی دوسرے کی طرف سے حج بدل کرے اور وہ حدیث یہ ہے۔

""عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: ((أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول: لبیک عن شُبْرُمة قال: من شبرمة؟ قال: أخ لی، أو قریب لی قال: حججت عن نفسک؟ قال: لا قال: حج عن نفسک، ثم حج عن شبرمة))، وفی بعض ألفاظ الحدیث: ((ہذه عنک وحج عن شبرمة""

((رواه أبو داود (1811)، وابن ماجه 2364)، وابن خزیمة (4/345)(3039)، وابن حبان (9/299)(3988)، والطبرانی (12/42)(12419)، والبیهقی (4/336) (8936). صححه الدارقطنی فی ((السنن)) (2/517)، وقال البیهقی: (إسناده صحیح)، لیس فی هذا الباب أصح منه، وقال النووي فی ((المجموع)) (7/117): (إسناده علی شرط مسلم)، وقال ابن الملقن فی ((البدر المنیر)) (6/45): (إسناده صحیح علی شرط مسلم)، وقال ابن کثیر فی ((إرشاد الفقیه)) (1/307): (الصحیح أنه موقوف علی ابن عباس کما رواه الحفاظ)، وصححه ابن حجر فی ((الفتوحات الربانیة)) (4/356)، والألبانی فی ((صحیح سنن ابن ماجه))..[1])

(عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: شبرمہ کی طرف سے لبیک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی یا میرا قریبی رشتے دار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم (پہلے) اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پہلے) اپنی طرف سے حج کر۔ پھر (بعد میں) شبرمہ کی طرف سے حج کرنا) واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ: محمد عبداللہ (6/رجب 1332ھ)

---

[1] ۔سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (1811)سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2903) صحیح ابن خزیمہ (4/345) صحیح ابن حبان (9/299)امام ابن القطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں والرافعون ثقات فلا یضرہم وقف الواقفین لہ امالانہم حفظوا مالم یحفظوا واما لان الواقفین رووا عن ابن عباس رایہ والرافعین رووا عنہ روایتہ (بیان الوھم والا بھام 5/452) نیز امام ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"وقداعلہ الطحاوی بالوقف والدارقطنی بالارسال وابن المغلس الظاهري بالتدلیس وابن الجوزی بالضعف وغیرہم بالاضطراب والانقطاع وقد زال ذلک کلہ بما اوضحناہ فی الاصل "(خلاصۃ البدرالمنیر : 1/345) نیز دیکھیں البدرالمنیر 6/35)التلخیص الجبیر (2/488)رواہ الغلیل (4/171)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحج، صفحہ: 387

محدث فتویٰ